ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

بعد الحمد والمنت کہ نسخۂ دلچسپ اردو مثنوی میر تقی دہلوی موسوم

شعلہ عشق

تصنیف البیان عبد الواحد خان ولد محمد مصطفی خان عافاہما اللہ عن مکانہ از

در مطبع مصطفائی بقلم طبع در کشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محبت نی ظلمت سی کاڑھا ہی نور
نہوتی محبت نہوتا ظہور

محبت مسبب محبت سبب
محبت سی ہوتا ہی کارِ عجب

محبت بن اسجا نہ آیا کوئی
محبت سی خالی نہ پایا کوئی

محبت ہی اس کارخانی مین ہے
محبت سی سب کچھ زمانی مین ہے

محبت سی کسکو ہوا ہی فراغ
محبت نی کیا کیا دکھائی ہین داغ

محبت اگر کار پرداز ہو
دلون کی تئین سوز سی ساز ہو

محبت ہی آبِ رخِ کارِ دل
محبت ہی گرمی بازارِ دل

محبت عجب خوب خونریز ہے
محبت بلا ہی دل آویز ہے

محبت کی ہین کارپردازیان
کہ عاشق سی ہوتی ہین جانبازیان

محبت کی آتش سی اخگر ہی دل
نہوئی محبت تو پتھر ہی دل

محبت کو ہی اس گلستان مین راہ
گلی کی دلِ تنگ مین بھی ہی چاہ

محبت ہی سی دل کو روتے بہی
محبت مین جی مفت کھو بیٹھہی

محبت لگاتی ہی پانی مین آگ
محبت سی ہی تیغ و گردن مین لاگ

محبت سی ہی انتظامِ جہان — محبت سی گردش مین ہی آسمان

محبت سی رونی گئی یار خون — محبت سی ہو ہو گیا ہے جنون

محبت سی آتا ہی جو کچھہ کہو — محبت سی ہو وہ جو ہرگز نہو

محبت سی پروانہ آتش بجان — محبت سی بلبل ہے گرمِ فغان

اسی آگ سی شمع کو ہی گداز — اسی کے لئی گل ہین سرگرمِ ناز

محبت ہی لی تحت سی تا بفوق — زمین آسمان سب ہین لبریز شوق

محبت سی یارون کی ہین رنگ زرد — دلون مین محبت سی اوٹھتا ہی درد

گیا قیس ناشاد اس عشق مین — گئی جانِ فرہاد اس عشق مین

ہوئی اس سی شیرین کی حالت تباہ — کیا اس سی لیلی نی خیمہ سیاہ

سنا ہوگا وامق پہ جو کچھہ ہوا — نل اس عشق مین کسطرح سی ہوا

جو عذرا پہ گذرا سو مشہور ہی — دمن کا بہی احوال مذکور ہی

نام عاشق ۱۲

ستم اسکی سارے یہ ہی سہتی گئی — اور اس عشق کو عشق کہتی گئی

اس آتش سی گرمی ہی خورشید مین — ہی ذرہ کی جان نومید مین

اسی سی دلِ ماہ ہی داغدار — کتان کا جگر ہی سراسر فگار

نئی اسکی ہر جا حکایت سنی — کبہی شکر کا ہی شکایت سنی

اسی سی قیامت ہی ہر چار اور — اسی فتنہ گر کا ہی عالم مین شور

کوئی شہر ایسا نہ دیکھا کہ وہان — نہو اس سی آشوب محشر عیان

کب اس عشق نی تازہ کاری نہ کی
کہاں خون سی غازہ کاری نہ کی

زمانی مین ایسا نہین تازہ کار
غرض ہی یہہ اعجوبۂ روزگار

آغاز قصۂ جانکاہ کہ در عہد محمد شاہ در عظیم آباد روبروی وضیع وشریف بظہور پیوستہ

عجب کام پٹنہ مین اس سی ہوا
عجب اہل عالم کو جس سے ہوا

کہ وہان ایک جوان تہا پر سرانام
خوش اندام و خوش قامت و خوش خرام

جوانی کی گلشن کا وہ آب و رنگ
گلستان پہ کام اوسکی خوبی سی تنگ

جدہر نکلی رنگین ادائی کے ساتہہ
چلی جاوین جی خوشنمائی کے ساتہہ

جدہر کو وہ ٹک گرم رفتار ہو
قیامت اودہر سی نمودار ہو

کہلی بال چلتا جو وہ سرو ناز
قدم بوس کو آتی عمر دراز

نگہ گرم اوسکی جدہر جا لڑے
کہی تو کہ اوس طرف بجلی پڑے

وہ کافر ہوین ہو وین مائل جہان
کرین سجدہ اوس جا پی اسلامیان

نگہ تیغ مجروح جسکی پڑے
پلک سیل خون دل مین جا کر گڑے

سیہ چشم اوسکی وہ بدمست تہی
نگاہون سے شمشیر در دست تہی

رخ اوسکا کہان اور مہ و خور کہان
تفاوت زمین آسمان کا ہی یہان

وہ لب لعل کو جسکی شرمندگی
دم حرف سرمایۂ زندگی

دہن کی جو تنگی نظر کیجیے
تو آگی سخن مختصر کیجیے

نہ ہم تم زنخ دیکہہ حیران رہین
سبہی دست زیر زنخدان رہین

سراپا مین اوسکی جہان دیکھیے — وہین رو می مقصودِ جان دیکھیے
خرامان نکلتا وہ جس راہ سی — قیامت تھی وہان نالہ و آہ سی
فدا اوسپہ جی جان ہر ایک کا — کہ مقصودِ دل تھا بد و نیک کا
کئی گرد پیش اوسکی وارفتگان — کئی ایدہر اودہر جگر تفتگان
بہت رفتگان ادائے کلام — بہت مبتلائی بلائی خرام
کوئی کشتۂ شوقِ رخسار کا — کوئی نیم جان ذوقِ دیدار کا
کوئی والۂ خندۂ برق وش — کسو کی تہین جنبشِ لب سی غش
کوئی کشتۂ شوقِ خمیازہ تہا — کوئی نیم جان ذوقِ اندازہ تہا
کسو کی نظر کے کمر کی لچک — کسو کی جگر مین پلک کی کسک
کوئی حیرتی طرزِ گفتار سی — کوئی آرزو کش بزیار سیے
کوئی زلف سی اوسکی مجنون ہی — کسی کا تبسم سی دل خون ہی
کوئی دل ستم کشتۂ یک نگاہ — کوئی جان ٹوٹنے پہ موقوف آہ
کسو پر فسون گردشِ چشم کا — کسو پر غضب ناز اور خشم کا
کوئی دست بر دل کوئی بیقرار — کوئی بیخبر کوئی بی اختیار
انہون مین سی ایک عاشقِ زار تہا — اوس آفت کو اس سی سروکار تہا
محبت مین تہا جذبِ کامل اوسی — مرادِ دل اپنی تہی حاصل اوسی
شب و روز ہم بسترِ کامِ دل — ہمیشہ ہم آغوشِ آرامِ دل

دم اوسکی مین یہان تک تو تاثیر تھی / کہ صحبت اوس آتش سی درگیر تھی

بہم ربط چسپان بہم اختلاط / نہ کم ہوئی گرمی نہ کم اختلاط

مرو کو ہی غم سی کوئی ہو ہلاک / وہ شعلہ اسی خس سی کہتا تپاک

کہان حسن مین تہا وفا کا یہہ پاس / یہہ صحبت سنی ہی خلاف قیاس

بہت سی بہت اوس سی مالوف تہا / اوسی کے تسلی کا مصروف تہا

کہ ناگہ وہ دلبر ہوا کدخدا / رہا اپنی عاشق سی چندی جدا

زن و شو مین اخلاص باہم ہوا / اوس آشفتہ سی رابطہ کم ہوا

نگاہین بہم دلمین کاوش کرین / سخن سی وفائین تراوش کرین

ہوا ربط چسپان بہم اس قدر / کہ دشوار اوٹھی ہمدگر سی نظر

رہین دو نو دست و بغل روز و شب / بوضعی کہ ہو مونہہ پہ مونہہ لب پہ لب

روزی رفتن جوان پیش عاشق و شکایت کردن او از ہجران و عذر خواستن

پسر ازم کہ سبب کدخدا شدن است او اظہار نمودن محبت زن و باور نکردن آن

وفا کی تکالیف سی ایک روز / گیا اپنی عاشق کی وہ دلفروز

کئی دن مین جا کر جو اوس سے ملا / کیا اوسنی صدسی زیادہ گلا

کہ ای نازنین آہ کسنی کہا / کہ تو حال سی میری غافل رہا

مگر سدّرہ تہا کسو کا فریب / ملا یا کوئی تجہہ سی دشمن شکیب

کوئی زلف زنجیر پا ہو گئی / کہ سد و در راہ وفا ہو گئی

طرح

طرح کسکی چیتون کی دل مین کہبی | جگر مین پلک شوخ کسکی چہبی
کسو چشم بی تجکو جادو کیا | میری جام عشرت مین لوہو کیا
کہا اوسنی ہی کہ جدائی میری | نہ ہی بی سبب یہہ جدائی میری
رکہہ اب مجکو معذور ناچار ہون | محبت کا مین تو گرفتار ہون
نہ فرصت مجہی صبح ہی اب نہ شام | کہ ہی دل کو اوسطرف میل تمام
اوسی ہی میری ساتہہ اخلاص ہی | دلون کو بہم رابطہ خاص ہی
اوسی مجہہ سی ہی نسبت عاشقی | وہ رہتی ہی بی طاقت عاشقی
نہین اوسکو ایک لحظہ تاب فراق | جدائی میری اوسپہ گذری ہی شاق
نکلتا ہون گہر سی جو مین ایک آن | تو پاتا ہون جاکر اوسی نیم جان
نہ دیکہی جو مجکو تو مرجای وہ | وہین اپنی جی سی گذر جای وہ
جو پہنچی میری جہوٹ اوسی بد خبر | تو کر بیٹہی سچ اپنی جی کا ضرر
غرض اوسکو تاب تحمل نہین | شکیبائی ہجر بالکل نہین
یہہ سُنکر کہا اوس دل افگار نی | ستم کشتۂ دوری یار نی
کہ مجکو نہین تیری باتین قبول | یہہ مکر زنان ہی تو انپر نہ بہول
وفا کتنی ان ناقصون مین سی کی | ہوا شو ہی کسکا کہ پہر وہ نہ جی
خاوند ۱۲
یہہ ظاہر ہر چند ہین رشک ماہ | ولیکن ہین باطن مین مار سیاہ
خدا مکر سی انکی دیوے خبر | نہین انسی کوئی فریبندہ تر

جہان مین فریب انکا مشہور ہی ۔ زبانون پہ مکر انکا مذکور ہی

سخنہا ساختہ فرستادن آن عاشق نفری را برای امتحان محبت ہمسرش و بمجرد شنیدن مردن

آنزن و ازین واقعہ بیہوش شدن جوان و پشیمان گشتن عاشق ازین امتحان

پئی امتحان عاقبت یک نفر ۔ مقرر کیا تا کہ جا اوسکی گھر

کہی غرق دریا ہوا ہی پسر ۔ ہوئی زندگانی کی صبح اوسکی شام

گیا تہا نہانی کو وقت سحر ۔ سو ڈوبا وہ خورشید روشن گہر

گیا موج دریا کی سر سی گذر ۔ اوٹہا طبع نازک سی اوسکی غبار

وہ گیسو جو بکہری تہی بالای آب ۔ سو امواج دریا کو ہی پیچ و تاب

پہرین تہین جو وہ انکہڑیان آب مین ۔ سو وہ گردشین اب ہین گرداب مین

تمناسی تہی جسکی سب دلفکار ۔ سو دریا کو ہی اب وہ بوس و کنار

نہ سمجہا وہ نافہم اسرار عشق ۔ نہ سوچا وہ ناتجربہ کار عشق

کہا غرق دریا ہوا ہی پسر ۔ ہوا کام اوس رشک مہ کا تمام

کہی تو کہ موجون کو تہا انتظار ۔ کہ دست و بغل ہوگئین ایکبار

گیا بیٹہہ پانی مین ایسا شتاب ۔ کہ گویا لب آب کا تہا حباب

کناری پہ دریا کی اب شور ہی ۔ بجان خبر اب ایک جمہور ہی

گری ہین کئی آشنا آب مین ۔ کئی آتش غم سی ہین تب مین

کوئی سر پہ اس غم سی ڈالی ہی خاک ۔ کسی نی کیا ہی گریبان کو چاک

ہین داغ وہ درد تر دگی گیا
بہت آب وہ ماجرا لی گیا

سنا اوسکی ہمدم نے جب یہہ سخن
ہوا موج زن بحر رنج و محن

تمہ ایکطرف در کی مایوس کے
دم سرد کہینچا کیا لوٹ کے

وہی بیخودی رخصت جان تہے
وہ ایکدم کی گویا کہ مہمان تہے

گری ہو کی بیجان وہ دردمند
ہوا شور نوحہ کا گہر سی بلند

موئی غم مین اوس یار طناز کے
گئی جان ہمرہ سخن ساز کے

وہ آیا جو تہا دل پریشان گیا
کہ اس واقعہ سی پشیمان گیا

خبر لی گیا اوسکی زود تر
جو تہا دریی امتحان بی خبر

کہ وہ رشک مہ امتحان دیکہئی
محبت مین ناموس کو لی گئے

ہوا اس پہ سرام کی تیغ ہوئے
میری ایک سخن مین قیامت ہوئی

اگرچہ نہ کچہہ منہہ سی اوسنی کہا
دیا مجہ کو لی جی اوسنی مین رہا

یہہ سنکر وہ نافہم حیران ہوا
خجالت سی سر در گریبان ہوا

گیا ہوش سنکر یہ پیغام کا
دیوانہ ہوا عشق کی کام کا

اوٹہا بیخود و بیخبر بی حواس
گرا اگر اوس پیکر مردہ پاس

لگا کہنی ای مایۂ زندگی
مجہی منہہ سی تیری ہی شرمندگی

کیا جلد عزم سفر تونی یار
نہ میرا کیا آہ تک انتظار

نہ میری سنی کچہہ نہ اپنی کہی
میری تیری دونوں کی جی مین رہی

زمین پر سی آخر اوٹھایا اوسی ‏ — ‏ لب آب جا کر جلایا اوسی
جب آگ اوسکی پیکر پہ سب چہا گئی ‏ — ‏ محبت عجب داغ دکھلا گئی

دیوانہ شدن آنجوان و بعد از چندی بدریا رفتن و از آنجا نشان معشوق مردہ یافتن از دامادی کہ برلب آب سکونت داشت و بسر بردن شب بصد بیتابی در جوار صیادان

یہہ سر گرم فریاد و زاری ہوا ‏ — ‏ لہو اوسکی آنکہونسی جاری ہوا
جگر غم سی یک لخت خون ہو گیا ‏ — ‏ رکا دل کہ آخر جنون ہو گیا
گئی ہوش و صبر اوسکی یکبارگی ‏ — ‏ طبیعت پر آئی ایک آوارگی
سراسیمگی سی بگہولا ہوا ‏ — ‏ پہری اس طرح جیسی بہولا ہوا
نہ جی کو تسلی نہ دل کو قرار ‏ — ‏ گیا غم مین سر رشتۂ اختیار
کبہو یاد کر اوسکو نالان رہی ‏ — ‏ کبہو تک جو بہولی تو حیران رہی
نہ ایک آن دم دیدۂ تر لگی ‏ — ‏ نہ گہر مین لگی جی نہ باہر لگی
کبہو یہان کبہو وہان بحال خراب ‏ — ‏ وہی بیقراری وہی اضطراب
رہی گہر تو آشوب کی وہ بیکلی ‏ — ‏ چمن مین جو لیجائین تو بی بیکلی
کبہو ہو نشستہ پر متصل آہ سرد ‏ — ‏ کبہو دست بر دل کہ ہی دلمین درد
ہوئی رفتہ رفتہ جو وحشت زیاد ‏ — ‏ لگا بہاگنی سب سی وہ نامراد
کچہہ اپنی بد و نیک کی سدہ نہین ‏ — ‏ نکلجاوی تنہا کبہو ناگہین
کبہو جا کی صحرا سی لاوین اوسی ‏ — ‏ کبہو روتی دریا پہ پاوین اوسی

کبہ

کبھو خاک ملتا ہی موہنہ پر کھڑا — کبھو ہی خرابی مین بیہودہ پڑا
سرِ شام ایک روز دریا گیا — ہوئی شام وہانسی نہ آیا گیا
کنارے پہ رہتا تھا ایک دیندار — رہا رات وہ اوسکی قرب و جوار
کہا اوسکی عورت نی اوس رات کو — نہین تجھسی جی چاہتا بات کو
تجھی فکر کچھ اب ہماری نہین — تو جاتا نہین شام سی اب کہین
تیرا شب کو دریا مین پڑتا تھا دم — تو چلتا تھا بارے معیشت کا کام
تو جاتا نہین شب کو جس روز سی — معیشت ہی اندوہ جانسوز سی
نہین طاقتِ صبر ہی کو تنگ — بہت دیر ملتا ہی نان و نمک
وہ بولا کہ مین بھی تو نالان ہون — بہت تنگدستی سی حیران ہون
کہون کیا کئی روز سی شام کو — اوٹھاتا نہین اس سبب دام کو
کہ ایک شعلۂ تند و پیچ و تاب — فلک سی اوترتا ہی نزدیک آب
کوئی دم تو رہتا ہی سرگرم گشت — کبھو سوی دریا کبھی سوی دشت
ٹھہرتا ہی پھر جو کنارے پہ وہان — کہی ہی پرسرام تو ہی کہان
یہہ آتش میری دلکی کیونکر بجھی — عدم مین بہی مینی نہ پایا تجھی
کیا عشق نی مجکو آتش کباب — بجز کا میری آگ پر تو نی آب
یہہ کہہ کر وہ جاتی ہی سوی آسمان — رہی ہی مجھی رات دن خوف جان
سنا حال شعلہ کا صیاد سی — دیوان ایک اوٹھا جان ناشاد سی

ہوا شعلۂ شوق دل سی بلند | رہا آگ مین لوٹتا جون سپند

صبح رفتن آن دیوانہ پیش ہمان عاشق و اورا فریب دادہ تکلیف سیر کشتی کردن

و راضی شدہ رفتن آن و بحیلہ ہمراہی و راہبری طلبیدہ ہمراہ گرفتن دلدار

گئی رات جیون تیون ہوئی صبح جب | زیادہ ہوئی عشق کی تاب و تب

محبت نی کی اشتعا لک کہ وہ | سراسیمہ آیا چلا اوس جگہ

جہانسی اوٹہی تہی یہہ آتش سلگ | پہر اسکی جگر کو لگی گہر کو لگ

تبسم کنان وہان یہہ اگی کہا | کہ ظلمت مین غم کی بہت مین رہا

چلو سیر کشتی کو ہنگام شب | لب آب خالی کرین دلکو سب

ہوا سو ہوا یون ہمین تقدیر تہی | جہان سوز الفت کی تاثیر تہی

نہوتین جو دلگرمیان متصل | نہوتی یہہ آتش کبہو مشتعل

کیان حسن کی اوسنی باتین جو وہان | وہ عاشق جو تہا دینی امتحان

لگا کہنی یہہ آرزو تہی سب مجہی | کہ ایکروز ہوشیار دیکہون تجہی

سو وہ دن خدانی دکہایا مجہی | سخن تیری لب کا سنایا مجہی

ندامت سی ہون تنگ شاید ہین سب | گرفتار ہون مین بحالِ عجب

نہ خجلت سی موہنہ ہی کہ مین کچہہ کہون | نہ قدرت اجل پر کہ مرہی رہون

نہ تقدیر کا مینی سمجہا فریب | نہ جانا کہ آتی ہی یہ [illegible] ناشکیب

ہوا ایک سخن مین میری یہہ غضب | خرابی کا تیری ہوا مین سبب

گرو نکا زمانی مین جب تک معاش
رہون کا اسی در دسی دلخراش

مقرر کیا ہی کئی دن سی یہہ
کہ آیندہ رہئی تیری خاک رہ

زمانی مین جب تک جیا کیجئی
رضامندی تیری کیا کیجئی

جو اسمین ہی خوش تو تو مین بہی ہون ساتہہ
رہینگی لب آب ہی آج رات

دل پر کو خالی کرینگے بہم
پہر نکلی تیری سامنہہ خوش گوئی

ہوئی عاقبت سوی دریا روان
نہ پیدا کسو پر یہہ رازِ نہفتان

کہ یک آگ سلگی ہی وہان بر کنار
محبت کمین مین ہی سرگرم کار

کسو اشتعالک کی ہی منتظر
جہان سر کو کہینچا قیامت ہی پہر

ہوئی ناو پر شام کو جب سوار
کہا اوسنی یہان ایک ہی دام دار

جہان قفل ہو راہ دریا تو وہان
کفایت ہی اوسکی کلیدِ زبان

اوسی ساتہہ لو تو پہلی یہ بات ہی
کہ دریا مین پہرنا ہی اور رات ہی

سوار شدن بر کشتی و ہمراہ گرفتن دامادر و تفحص حرف شب کردن و از دور نشان معشوق مردہ یافتن و پنہان قریب شعلہ رفتہ سوختہ شدن آن

لیا آخر الامر ہمراہ اوسی
بٹہا یا قریب اپنی کہہ کہہ اوسی

شتاب ایک دور چلکر کیا یہہ سوال
مجہی ہے تیری حرف شب کا خیال

کہان شعلۂ سرکش آتا ہی یہان
کدہر پیچ و تاب آکی کہاتا ہی یہان

کہان لی ہی دریا پہ اکدم قرار
کدہر مضطرب ہو کر ہی ہی گذار

ٹھہرتا ہی کسجا وہ آتش فگن
طرف کون سی ہو ہی گرم سخن

یہہ صیاد سی تھا ہی محوِ سراغ
جگر آتشِ شوق رکھتا تھا داغ

کہ ہو کر فروغ ایک سو سی عیان
تڑپنی لگا جیسی آتش بجان

کوئی دم مین دریا پہ آیا فرود
ہوا نیزہ بالا شعلونکا نمود

لبِ آب وہ شعلۂ جانگداز
تڑپھ کر بہت با زبانِ دراز

پکارا کہان ہی پری سرام تو
محبت کا ٹک دیکھہ انجام تو

کہ مین جملہ تن آتشِ تیز ہون
دلِ گرم سی شعلہ انگیز ہون

بھڑکتی ہی جب آگ دلکی مری
لبِ آب اوترون ہون غم مین تری

مگر سوزشِ دل ہو کم آب سی
بجھی جی میرا اس تب و تاب سی

سو یہہ آب کرتا ہی روغن کا کام
کیا عشق نی مجھسی دشمن کا کام

یہہ شعلہ سی سنکر ہوا بیقرار
سفینہ سی اوترا بصد اضطرار

ہوا ہمدم اوس آتشِ تیز کی
کہا اوس بلائی دل آویز سے

کہ مین ہون پری سرام خانہ خراب
میرا دل بھی اس آگ سی ہی کباب

مری بھی جگر مین یہی سوز ہے
یہی مجھکو جلنا شب و روز ہے

محبت تری ہی برق خرمن ہوئی
تری ہی دوستی سخت دشمن ہوئی

سخن مختصر کچھہ وہ شعلہ جلا
کچھہ ایک اپنی جا گہہ سی یہہ دل جلا

بہم گرم جوشی سی یک جا ہوئے
کہ گذری تھی [illegible] بھی تنہا ہوئے

وہ شعلہ جو تھا ایکجا مشتعل
کبھی تو تسلی ہوئی جان و دل

یکایک بھڑک کر وہ جلنے لگا
پھر ایدھر اودھر پھرنے جلنے لگا

گیا پاس پانی کی آکر صعود
رہی روشنی سی کوئی دم نمود

پھر آگے کسو پر نہ پیدا ہوا
نجانا کہ وہ شعلہ پھر کیا ہوا

خبردار ہو اہل کشتی تمام
لگی کہنے باہم نہیں یہ پیام

اوٹھی ڈھونڈنے ہو کی سب ناصبور
کنارے یہ دریا کی نزدیک و دور

نہ پایا کہیں اوسکو حیران ہوئے
نہایت ہی خاطر پریشان ہوئے

وہ صیاد بولا کہ دون میں نشان
گیا تھا سوی شعلہ وہ نوجوان

یہہ وہ آگ وہ تو ہوئی ہم سخن
وہ شعلہ جو اسپہ آتش فگن

یہہ جو شمش تو یہان سی تھی در نظر
پھر آگے نہیں اوسکی مجھکو خبر

ہو آتش غم سی پہلی سے داغ
چلو اوسطرف کو جو نکلی سراغ

گئی مضطرب حال ساری وہان
ٹھہرتا تھا وہ شعلہ آکر جہان

بہت کی تلاش اوسکی لی لی کی نام
پکاری بہت پر کہان یہ سرام

محبت نی ایسا کہپا یا اوسی
کہ ہرگز کسی نی نہ پایا اوسی

ہوئی ڈھونڈھتی ڈھونڈھتی نیم جان
نہ پیدا ہوا صبح تک کچھ نشان

یقین ہو گیا سب کو وہ تیز آگ
اوسی نیم کشتہ سی کہتی تھی لاگ

لپٹ اوسکو وہ شعلہ بھی لی گیا
عجب طرح کا داغ یہہ دے گیا

پھری خوار ہو ہو کی ناچار سب ❊ کسو کو تحیر کسو کو عجب

کوئی منفعل سا ہتہ آئی سی تھا ❊ کوئی بر لبِ آب جانی سی تھا

خصوصاً وہ بیدل ہوا پر خجل ❊ ندامت ہوئی یہہ جسی متصل

نہ تھا اگلی خجلت ہی سی کوئی حرف ❊ ہوا دوسرا ماجرا یہہ شگرف

تفکر کی دریا مین ڈوبا ہوا ❊ کنارے پہ روتا تھا بیٹھا ہوا

کہ پوچھینگے جو اوسکی واماندگان ❊ تو یہہ واقعہ کیا کرونگا بیان

کہون کیونکہ یکبار وہ جل گیا ❊ کفِ خاک ہو خاک مین رل گیا

کہنچی جسم کو بیگناہی میری ❊ ہوئی شہر مین روسیاہی میری

وہ شعلہ جلاتا مجہی کاشکی ❊ لئی ساتہہ جاتا مجہی کاشکی

اگرچہ یہہ قصہ ہی حیرت فزا ❊ ولی میر یہہ عشق ہی بد بلا

بہت جی جلائی ہین اس عشق نی ❊ بہت گہر لٹائی ہین اس عشق نی

فسانونسی اسکی لبالب ہی دہر ❊ جلائی ہین اس تند آتش نی شہر

محبت نہو کاش مخلوق کو ❊ نہ چھوڑی ہی یہہ عاشق نہ معشوق کو

الحمد للہ کہ مثنوی شعلۂ عشق سن تصنیف میر تقی مرحوم بتاریخ غرۂ شعبان ۱۲۵۹ھ
باہتمام محمد مصطفی خان ولد حاجی محمد روشن خان عفا عنہما المنان در
مطبع مصطفائی واقع بیت السلطنت لکہنؤ زیر اکبری دروازہ محلہ محمود نگر
حلیۂ طبع پوشیدہ